www.emarsiya.com

عدل

(حضرت زینبؑ کے مصائب)

عابد جعفری

(۱)

اسلام کی حیات ہے ، بنتِ علیؑ کی ذات
مجموعۂ صفات ہے ، بنتِ علیؑ کی ذات
نورِ رہِ نجات ہے ، بنتِ علیؑ کی ذات
تزئینِ کائنات ہے ، بنتِ علیؑ کی ذات
مانا نبیؐ کے ساتھ یہ زیرِ کسا نہیں
لیکن صفاتِ اہلِ کسا سے جدا نہیں

(۲)

یہ گلشنِ رسولِ مکرّمؐ کا پھول ہیں
جس رُخ سے دیکھیے یہ شبیہِ بتولؑ ہیں
اُن کے جو ہیں اصول وہ اِن کے اصول ہیں
بابا ابوالحسنؑ ہیں تو نانا رسولؐ ہیں
سائے میں پنجتن کے یہ اعزاز پائے ہیں
جبریلؑ لے کے خُلد سے پوشاک آئے ہیں

(۳)

اِن کے شرف کی لا نہیں سکتا کوئی مثال
آغوشِ مصطفٰےؐ نے کیا ان کو باکمال
طینت علیؑ کی پائی تو زہراؑ کی چال ڈھال
جیسے جلال اوڑھے ہوئے پیکرِ جمال
دیکھی نہ ذات ایسی کوئی کائینات نے
آکر قیام جس میں کیا کُل صفات نے

www.emarsiya.com

(۴)

ہیں دخترِ رسولِ خداؐ کی یہ لاڈلی وہ ان کے ہیں پدر جنہیں کہتے ہیں سب ولی
حسنین جس چمن کے ہیں گل اس کی ہیں کلی یہ بھی لعبِ دہن پیمبرؐ کی ہیں پلی
لطف و کمال آپ سے پانا مُحال ہیں
ان کی مثال یہ ہے کہ یہ بے مثال ہیں

(۵)

آئی تھیں نور بن کے رسالت کی گود میں پروان یہ چڑھی ہیں امامت کی گود میں
سیکھا ہے دینِ حق کو تلاوت کی گود میں آتا ہے چین ان کو عبادت کی گود میں
گھر میں رہیں تو پیکرِ ایمان بن گئیں
نکلیں جو گھر سے بولتا قرآن بن گئیں

(۶)

ابھرا انہیں کے گھر سے رسالت کا آفتاب چمکے انہیں کے گھر سے امامت کے ماہتاب
لایا انہیں کے گھر میں مَلَک آخری کتاب سب ان کے گھر سے فرد ملے ہم کو لاجواب
بنیاد اِس کی رکھی گئی آسمان میں
یہ گھر مثالِ خُلدِ بریں ہے جہان میں

www.emarsiya.com

(۷)

جو مسکنِ نبیؐ ہے وہ اِن کا گھرانہ ہے   جو مرکزِ وحی ہے وہ اِن کا گھرانہ ہے
جو وجہِ سروری ہے وہ اِن کا گھرانہ ہے   جو حرفِ آخری ہے وہ اِن کا گھرانہ ہے
اجسامِ نور اِن کے ہی گھر کے مکین ہیں
اِس گھر میں اک رسولؐ ہے ائمہ تین ہیں

(۸)

اِس گھر سے ہی عطا ہوئے سب ہم کو رہنما   اِس گھر سے ہی چلا ہے ہدایت کا سلسلہ
اِس گھر سے ہی ملا ہے ہمیں دینِ مصطفےٰ   اِس گھر سے ہی بہشت کو جاتا ہے راستہ
اِس گھر کی عظمتوں کی کوئی انتہا نہیں
جیسا یہ گھر ہے ایسا کوئی دوسرا نہیں

(۹)

اِس گھر کے میکدے کا جدا سب سے ہے مقام   یہ میکدہ نبیؐ کا ہے، ساقی مرا امام
میخوار اِس میں پاتے ہیں حُبِ علیؑ کے جام   جن میں نشہ ہے کوثر و تسنیم کا تمام
احمدؐ کے نام سے کبھی حیدرؑ کے نام سے
پیتے ہیں پینے والے بڑے احترام سے

www.emarsiya.com

(۱۰)

اِس میں وہ کیف ہے کہ نہیں جس میں گمرہی　　دنیا کی مے کرے گی کیا اِس کی برابری
ہوتی ہے اِس کے پینے سے حاصل تونگری　　شاخِ مراد رہتی ہے اِس آب سے ہری
پیتا ہے وہ جو غیر کو پہچانتا نہ ہو
اِس کے سوا کوئی بھی نشہ جانتا نہ ہو

(۱۱)

یہ مے رہینِ فکر و نظر ہے خدا گواہ　　مدہوش ہو کے اِس سے ملی معرفت کی راہ
اِس مے سے رُوکشی بھی شریعت میں ہے گناہ　　منکر ہیں اِس کے سارے زمانے میں رُوسیاہ
دیکھے تو پی کے کوئی کسامیں چھنی ہوئی
گردن رہے گی اِس سے ہمیشہ تنی ہوئی

(۱۲)

یہ مے ہے ظلمتوں کے لئے نور کی اساس　　میخوار اِس کا ہو نہیں سکتا کبھی ہراس
رہتا ہے اک ہجومِ خرد اُس کے آس پاس　　مخمور ہو بھی جائے تو جاتے نہیں حواس
دنیا جو دستِ ساقیٔ کوثرؑ سے جام لے
انسانیت کی گرتی عمارت کو تھام لے

(۱۳)

ہوتے ہیں ہم اِسی مئے مدحت سے فیض یاب   جس کا کوئی گناہ ،نہ جس کا کوئی حساب
کرتے ہیں جو بھی اہلِ سخن اِس کا انتخاب   لکھتے نہیں کبھی کسی کانٹے کو وہ گلاب
نوکِ قلم سے ایسے وہ خاکے بناتے ہیں
جن میں ستارے بن کے سخن جگمگاتے ہیں

(۱۴)

ہم کو شعورِ ذات کی نعمت عطا ہوئی   ارضِ ہنر کو فصلِ عقیدت عطا ہوئی
ذہنوں کو عزّ و شانِ بصیرت عطا ہوئی   پیغامِ حق کو رحلِ سماعت عطا ہوئی
جو کچھ عطا ہوا وہ رہینِ دماغ ہے
روشن حدودِ کعبۂ دِل میں چراغ ہے

(۱۵)

ظلمت اِسی چراغ سے ہوتی ہے شرم سار   اِس سلسلے کا نورِ ازل سے جُدا ہے تار
صدقے میں اِس کے پاگئے کتنے ہی افتخار   پروانہ وار ہوتے ہیں اِس پر سبھی نثار
جاری ہیں اِس کے نور کی جلوہ نمائیاں
شکلِ عدو پہ اڑتی ہیں اس سے ہوائیاں

www.emarsiya.com

(۱۶)

ہوتا ہے جن نفوس میں موجود اس کا نور رہتے ہیں وہ کثافتِ قلب ونظر سے دور
ہوتا ہے روز اُن پہ نئی فکر کا ظہور ملتا ہے اُن کو غیب سے حق آشنا شعور
رکھتے ہیں وہ ہوا و ہوس کو حواس میں
زنجیر ڈال رکھتے ہیں پائے قیاس میں

(۱۷)

تو اے سخنورو! یونہی روشن رہیں چراغ اِس روشنی میں پھولتا پھلتا رہے دماغ
دیکھو لگے نہ دامنِ فکر و نظر پہ داغ دائم ہرا بھرا رہے تخلیقِ فن کا باغ
علم و ہنر کی دل میں نہ ہرگز کمی رہے
اظہارِ حق کی نوکِ قلم میں نمی رہے

(۱۸)

میزانِ حق پہ تول کے لکھو ، لکھو جو بات گرہ قلم کی کھول کے لکھو ، لکھو جو بات
قلبِ ہنر ٹٹول کے لکھو ، لکھو جو بات آبِ یقیں میں گھول کے لکھو ، لکھو جو بات
سب عزّتیں ہیں لکھنے لکھانے کے کام میں
حق تم سے آکے آپ ملے گا کلام میں

www.emarsiya.com

(۱۹)

تخلیقِ حرف ولفظ میں رہتے ہیں جو مُدام　　پیہم زبانِ شعر میں کرتے ہیں جو کلام
اللہ جن سے لیتا ہے تشہیرِ حق کا کام　　اُن خوش نصیب لوگوں کو کرتا ہوں میں سلام
معبود اُن کو رکھے ہمیشہ پناہ میں
وہ منتخب ہیں خالقِ فن کی نگاہ میں

(۲۰)

ممکن نہیں کہ فکر سے خالی ہو اِن کا ظرف　　گوہر ہے ذکرِ آلِ محمدؐ تو یہ صدف
بھر بھر کے مٹھیوں میں اِنہیں مل رہے ہیں حرف　　پائی ہے جو متاعِ سخن کر رہے ہیں صرف
شاہوں کے کب ہوئے ہیں جو کردار اِن کے ہیں
سونے کے مول دہر میں اشعار اِن کے ہیں

(۲۱)

کرتے ہیں ظلمتوں سے یہ نورِ خدا کشید　　گونگے نظامِ فکر و نظر سے صدا کشید
اجسامِ حرف و لفظ سے روحِ عزا کشید　　ہے علم ان کو کرنا ہے کس شے سے کیا کشید
گیسو قلم سے حُبِ علی کے سنوار کر
پھینکا ہے ان پہ اہلِ عداوت کو وار کر

www.emarsiya.com

(۲۲)

کیا خوب کی ہے خدمتِ مولائے کائناتؑ دستک سے صوتِ شعر کی کھولا درِ نجات
نوکِ قلم بنادیئے پگھلاکے فن کی دھات اشکِ عزائے شہؑ کو عطا کی نئی فرات
پیاسوں کو آبِ شعر سے سیراب کردیا
دریا کو اہلِ ظلم کے پایاب کردیا

(۲۳)

رکھ لی ثنائے آلِ پیمبرؐ کی آبرو اجدادنے کیا جو ، کیا تم نے ہو بہو
چاہا بہت زمانے نے بدلی نہ اپنی خو ہر دم تلاشِ حق میں رہے محوِ جستجو
مال و منال چاہیئے نہ نام چاہیئے
تم کو توبس حسینؑ کا اسلام چاہیئے

(۲۴)

اسلام وہ کہ جس میں ہو امن و سلامتی اسلام وہ کہ جس پہ کرے ناز آدمی
اسلام وہ کہ جس سے منوّر ہو زندگی اسلام وہ کہ جس سے اندھیروں ہوں روشنی
راوی کی گفتگو نہ حوالوں کا نام ہے
اسلام شہؑ کی گود کے پالوں کا نام ہے

www.emarsiya.com

(۲۵)

اسلام ، علم و حکمت و تدبیر و انتظام اسلام ، امن و آشتی کا پُر اثر نظام
اسلام ، ظالموں سے اذیّت کا انتقام اسلام ، اہل حق کا محبت بھرا پیام
اسلام ، شاہکارِ رسالت مآبؐ ہے
اسلام ، زندگی کا مکمل نصاب ہے

(۲۶)

اسلام نے دیا ہمیں درسِ مقامِ عقل اسلام نے سکھایا ہمیں احترامِ عقل
اسلام نے تھما دی بشر کو زمامِ عقل اسلام نے زباں کو بنایا غلامِ عقل
اسلام ایک نعمتِ پروردگار ہے
یہ ہے تو صحنِ ذات میں فصلِ بہار ہے

(۲۷)

اسلام ، جس سے ہم پہ کُھلا رازِ زندگی اسلام ، جس کا کام ہے ترسیلِ روشنی
اسلام ، جس نے وا کیے درہائے آگہی اسلام ، جس میں ہم کو ملا آخری نبیؐ
ہے نفرتوں سے پاک، عداوت سے دور ہے
اسلام ظلمتوں میں محمدؐ کا نور ہے

www.emarsiya.com

(۲۸)

اسلام کا مدار ہے میزانِ عدل پر آنکھوں کو کھول کر تو ذرا ڈالئے نظر
قائم ہیں عدل ہی کی عنایت سے بحروبر ہر شئے کے ہے وجود میں میزان جلوہ گر
جس حسنِ انتظام سے قائم جہان ہے
یہ سب نظامِ عدلِ الٰہی کی شان ہے

(۲۹)

ٹھہرا ہوا یہ عرشِ معلّیٰ ہے عدل پر افلاک پر ستاروں کا پہرہ ہے عدل پر
دیکھو تو کائنات سراپا ہے عدل پر قائم جہان سارا کا سارا ہے عدل پر
تعریفِ عدل بس ہے یہی عرفِ عام میں
جو شئے ہو جس جگہ کی رہے اُس مقام میں

(۳۰)

یہ ساری کائنات ہے عدلِ خدا کی شان مہکا ہوا ہے اس کی ہی خوشبو سے یہ جہان
یہ رابطہ ہے خالق و بندے کے درمیان ہر ذرّہ اِس زمین کا ہے اُس کا مہمان
رخ کائنات سے یہ اگر اپنا پھیر لے
گھبرا کے آسمان زمیں ہی پہ آ پڑے

www.emarsiya.com

(۳۱)

یہ مرتبہ یہ شان وجلالت ہے عدل کی مخفی ہرایک شئے میں حقیقت ہے عدل کی
منظر سبھی خدا کے ہیں رنگت ہے عدل کی گلشن کی ہر روش پہ عنایت ہے عدل کی
ہوسکتا ہے کسی سے یوں دنیا پہ راج بھی
جو کل تھی اِس گلاب کی خوشبو ہے آج بھی

(۳۲)

ہیں عدل وعلم دونوں ہی انساں کی احتیاج گوہر ہیں اک صدف کے یہ اک کھیت کے اناج
اِن کے کرم سے پھولتا پھلتا ہے ہر سماج اِن کے ہی دم سے کرتے ہیں انساں دلوں پہ راج
ان کی نہیں جو قوم وہ یہ گُل کھلائے گی
دنیا کو ظلم و جور سے مقتل بنائے گی

(۳۳)

تخلیقِ جن و انس کا سوچیں ہے کیا سبب فرش زمیں بچھانے میں کیا ہے رضائے رب
افلاک پر ستاروں کی کیوں ہے یہ تاب وتب اِس آفتابِ شعلہ نَفَس کا ہے کیا نسب
کیوں ہیں یہ کہسار زمیں میں گڑے ہوئے
شام وسحر کے کیوں ہیں یہ چلے چڑھے ہوئے

www.emarsiya.com

(۳۴)

کیوں کر زمیں سے پھوٹ نکلتا ہے یہ اناج　　شاخوں کے سر پہ کس نے دھرا ہے گلوں کا تاج
موجیں سمندروں پہ یہ کیوں کر رہی ہیں راج　　ہر ذی نَفَس کو کیوں ہے ہواؤں کی احتیاج
اُن کو کہاں سے ملتے ہیں خوش ذائقہ ثمر
کرتے ہیں پیش نوعِ بشر کو جو یہ شجر

(۳۵)

ہے عدل ہی کا سارے زمانے پہ التفات　　اِس کے کرم سے ارض و سما کو ملا ثبات
سوچیں ذرا تو لگتی ہے کتنی عجیب بات　　گردش میں ہے مگر ہے سلامت یہ کائنات
حیران ہو رہے ہیں سبھی اِس خیال سے
باقی رکھی ہے کس نے یہ دنیا زوال سے

(۳۶)

ہے عدل کے کرم سے ہی یہ سارا انتظام　　اِس کے بغیر چل نہیں سکتا بشر کا کام
اِس کی ضرورتوں کا ہے محتاج ہر نظام　　اِس کو ملا ہے خالقِ اکبر سے وہ مقام
موجود ہے نبیؐ سے یہ پہلے اصول میں
رہتا ہے نور بن کے یہ قلبِ رسولؐ میں

www.emarsiya.com

(۳۷)

اِس کے بغیر ملتا نہیں منصبِ خدا اِس کی سرشت سے ہوئے تخلیق انبیاؑ
اِس سے ملے گا دین و شریعت کا راستہ اِس کی بقا کو لائے تھے تشریف مصطفےٰؐ
اس کے لئے ہی خلق کیا کائنات کو
ورنہ سجائی دیتا کہاں ہاتھ ہات کو

(۳۸)

پوچھو یہ مصطفےٰؐ سے ہے کیا عدل کا مقام جن کا قصیدہ پڑھتے ہو دنیا میں صبح و شام
آتا ہے تم پہ وجد جو لیتے ہو اُن کا نام کرتے تھے کیا بغیرِ وحی وہ کبھی کلام
مبعوث وہ ہوئے تھے عدالت کے واسطے
یہ شرطِ اولیں ہے رسالت کے واسطے

(۳۹)

فرما کے کیا گئے نہیں اَقضاکُم علیؑ یعنی تمہارے درمیاں عادل ہیں بس یہی
اِن سے ملے گی علم و عدالت کی روشنی بخشے گی کامرانی تمہیں اِن کی پیروی
محشر میں پیاس ساقیؑ کوثر بجھائیں گے
یہ خلدِ کبریا میں تمہیں لے کے جائیں گے

www.emarsiya.com

(۴۰)

اللہ نے بنایا ہے اِن کو مرا وزیر ہارونؑ ہیں مرے لئے یہ شاہِ قلعہ گیر
عالم یہ بے مثال ہیں، عادل یہ بے نظیر حامی ہیں مفلسوں کے ، غریبوں کے دستگیر
جو اِن کی پیروی کو مقدّر بنائے گا
ٹھوکر کبھی وہ راہِ خدا میں نہ کھائے گا

(۴۱)

تنویرِ دینِ حق بھی ہیں ایماں شناس بھی قرآں کی آئتیں بھی ہیں اور اقتباس بھی
ہادی بھی گمرہوں کے ہیں مومن کی آس بھی کچھ لوگ ان سے خوش بھی ہیں اور کچھ اداس بھی
اللہ اور رسولؐ کو پہچانتے ہیں یہ
جنّت کہاں ملے گی پتہ جانتے ہیں یہ

(۴۲)

روشن ہے اِن کے دم سے ہدایت کی شاہ راہ آئے جو اِن کے سامنے کفّار کی سپاہ
کرتے ہیں ذوالفقار سے اُس کی صفیں تباہ جبریل اِن کی شانِ شجاعت کے ہیں گواہ
جاتے ہیں رن کو یہ تو زمیں تھرتھراتی ہے
میداں سے الامان کی آواز آتی ہے

www.emarsiya.com

(۴۳)

بڑھتے ہیں جب عدو کی طرف شیرِ کردگار   کرتے ہیں جو بھی سامنے آئے اُسے شکار
نامِ خدا جو چلتی ہے میداں میں ذوالفقار   ہوتے ہیں اُس پہ دشمن اسلام خود نثار
آتے ہیں کفر و شرک کا منظر سمیٹ کر
جبریلؑ دیکھتے ہیں انہیں پر سمیٹ کر

(۴۴)

تھا ذوالفقار کو بھی بہت عدل کا خیال   میداں میں جا کے کرتی نہ تھی وہ یونہی قتال
وقتِ قتال رہتی تھی حیدرؑ سے بول چال   دشمن بچا لے جان مگر یہ نہ تھی مجال
لوہے کا اتباعِ علیؑ میں یہ حال تھا
مولا ، علیؑ کو مان لے امت محال تھا

(۴۵)

اکثر میں سوچتا ہوں ہے کتنی عجیب بات   موجود رہبری کے لئے ہو علیؑ کی ذات
جس کی مثال لا نہیں سکتی یہ کائنات   دامن اسی کا چھوڑ دے یہ قومِ بد صفات
امت جو یوں ملول دلِ مصطفےٰؐ کرے
حیرت ہے کیا جو اُس کی یہ حالت خدا کرے

www.emarsiya.com

(۴۶)

وہ فصل کٹ رہی ہے جو بوئی تھی کل یہاں وہ کشت و خوں ہے ارضِ خدا پر کہ الاماں
نوعِ بشر پہ گرتی ہیں آ آ کے بجلیاں بچتی نہیں لحد میں بھی ہم بے کسوں کی جاں
ہر دور میں انہوں نے قیامت جو ڈھائی ہے
یہ خوئے ظلم و جور وراثت میں پائی ہے

(۴۷)

دیکھیں تو ڈال کر کبھی تاریخ پر نظر کتنے ہیں اہلِ صدق و صداقت کے ہم سفر
ہوتی تھی جن کی نانِ جفا پر گذر بسر تیغِ دیں کا ہوتا نہ تھا اُن پہ کچھ اثر
تھے منتظر رسولِ خداؐ کے وصال کے
رکھنا تھیں اُن کو حسرتیں دل کی نکال کے

(۴۸)

جب ہوگیا وصالِ شہنشاہِ خاص و عامؐ تنہا علیؑ کو چھوڑ کے سب چل دیئے غلام
بے غسل و بے کفن ہیں رسولِ فلک مقام بھائی کو دفن کرنے میں مصروف ہیں امامؑ
اِس شان سے اُٹھا تھا جنازہ رسولؐ کا
دیکھا جو آنکھ اُٹھا کے تو حاضر کوئی نہ تھا

www.emarsiya.com

(۴۹)

جس قوم پر تھی فرض اطاعت رسولؐ کی　　سایہ فگن تھی جس پہ سخاوت رسولؐ کی
جس کو نصیب سے ملی صحبت رسولؐ کی　　بے گور چھوڑے جاتی ہے میّت رسولؐ کی
جو ہم نشیں تھے اپنے ٹھکانوں پہ مڑ گئے
تنہا چراغ رہ گیا پروانے اُڑ گئے

(۵۰)

پہنچی محلّہ ٔ بنی ہاشم میں جب خبر　　دنیا سے کوچ کر گئے سلطانِ بحر و بر
کہرام ایک برپا ہوا فاطمہؑ کے گھر　　حسنینؑ بے حواس تھے، حیدرؑ تھے ننگے سر
رو رو کے کہہ رہے تھے مرے بھائی مر گئے
لوگو !رسولِ پاک جہاں سے گزر گئے

(۵۱)

بعدِ نبیؐ وہ گریہ و شیون بتولؑ کا　　پردہ تھا جیسے شکلِ مبارک پہ دھول کا
غم اِس طرح سے منہ سے عیاں تھا رسولؐ کا　　چہرہ خزاں سے جس طرح پیلا ہو پھول کا
روتی تھیں وہ تو عرش و زمیں کانپ جاتے تھے
آ کر فرشتے عرش سے آنسو بہاتے تھے

www.emarsiya.com

(۵۲)

روتی تھیں فاطمہؑ جو پدر کے وصال پر　　زینبؑ بھی مضطرب تھیں بہت اُن کے حال پر
وہ کم سنی وہ نانا کی فرقت کمال پر　　اشکوں نے کھینچ دی تھیں لکیریں سی گال پر
پیارے تھے جو بھی احمدِ مرسلؐ کے روتے تھے
اشکوں سے داغِ فرقتِ سرکارؐ دھوتے تھے

(۵۳)

دیکھی کہاں زمانے نے زینبؑ سی غم نصیب　　تقدیر لے کے آئی تھی دنیا میں وہ عجیب
بچپن میں اپنے ناناؐ کو روتی رہی غریب　　پھر دیکھی اپنی ماں پہ وہ جور و جفا مہیب
جس سے تھی اِس کے دل کو محبت چلی گئی
روتی یہ گھر میں رہ گئی میّت چلی گئی

(۵۴)

رو رو کے اپنی ماں کو بلاتی تھی باربار　　کہتے تھے شاہِ جن و بشر میں ترے نثار
ہر آن رو کے کرتی ہے اب کس کا انتظار　　سوئی ہوئی ہے چین سے مادر تہہِ مزار
بے کل تھی ، دل گرفتہ تھی ، زخموں سے چُور تھی
یہ بھی اُسے ملال تھا بابا سے دور تھی

www.emarsiya.com

(۵۵)

دیکھا تھا اِس نے آنکھوں سے زخمی سرِ پدر روتی تھی اِس ستم پہ وہ سر پیٹ پیٹ کر
امّت نے کی وہ جور و جفا اہلبیت پر ہو جائیں گر بیان تو پھٹ جائے یہ جگر
بہتا تھا سر سے خونِ پدر اُس کے سامنے
دیکھا وہ وقت زینبِ عالی مقامؑ نے

(۵۶)

پھر دیکھا اِس غریب نے بھائی حسنؑ کا حال منہ سے لہو اگلتا تھا وہ فاطمہؑ کا لعلؑ
چہرہ تھا زرد الجھے ہوئے تھے حسنؑ کے بال دیکھا اُنہیں تو بنتِ علیؑ ہوگئی نڈھال
امّت نے اِس طرح غمِ مرگِ حسنؑ کیا
تیروں سے اُس غریب کا چھلنی بدن کیا

(۵۷)

قسمت نے پھر روانہ کیا سوئے کربلا ہر ظلم کی جہاں پہ ہوئی آ کے انتہا
گھیرے ہوئے تھے خیموں کو اشرار و اشقیا امّت نے ناناجانؐ کی پانی نہیں دیا
خیموں میں العطش کی صداؤں کا شور تھا
لیکن مسافروں کا وہاں کس پہ زور تھا

www.emarsiya.com

(۵۸)

پھر یہ ہوا کہ لٹ گئی اماں کی سب کمائی　　　رورو کے بنتِ فاطمہؑ دیتی رہی دھائی
ظالم نے شہؑ کے خشک گلے پر چھری چلائی　　　بچے نثار کر کے بھی زندہ رہا نہ بھائی
موتی زمینِ کرب و بلا میں بکھر گئے
سب جاں نثار زینبِ مضطر کے مر گئے

جناب سیّد لختِ حسنین صاحب رضوی کی قیام گاہ، بمقام ٹورانٹو میں مورخہ ۲۲ دسمبر ۲۰۱۳ء کو پڑھا
نظرِ ثانی ۱۷ اکتوبر ۲۰۱۷ء مظفر صاحب کے ہاں پڑھا